REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم چہار شنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۵ ظہور ۱۳۳۸ ہش ۵ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۸۳

روس اب تک بھارت کو تین ارب تیرہ کروڑ روپے کی امداد دے چکا ہے

نئی دہلی ۳ اگست۔ حال ہی میں روس کی طرف سے بھارت کو ایک ارب اسی کروڑ روپے قرضہ دینے کی جو پیشکش کی گئی ہے۔ اس کے حساب سے بھارت کے لئے روسی امداد تین ارب تیرہ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ بھارت نے ۱۹۵۵ء میں روس سے جو سمجھوتہ کیا تھا۔ اس میں روس نے فولادی کارخانے کی تعمیر کے لئے ۶۳ کروڑ ۷ لاکھ روپے کا سامان فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۵۷ء میں روس نے بھارت کے بعض دوسرے صنعتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے ۶۰ کروڑ روپے قرض دینے کی پیشکش کی تھی۔ ۱۹۵۹ء میں دونوں ملکوں میں ایک معاہدہ ہوا۔ جس کے ذریعہ روس نے نو کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ قرض دینے کی پیشکش کی تھی۔ اطلاع ملی ہے کہ بھارتی حکومت اس روپے سے ادویات اور جراحی کے اوزار تیار کرنے کی فیکٹریاں قائم کرے گی۔ اس کے علاوہ جب مسٹر خروشیف اور مارشل بلگانن دہلی آئے تھے۔ انہوں نے ۷۶ لاکھ روپے کی مشینری اور سامان دینے کی پیشکش کی تھی:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نخلہ سے بخیریت ربوہ تشریف لے آئے

گرمی اور سفر کی کوفت کے باعث کل حضور کی طبیعت ناساز رہی اس وقت ٹانگ میں درد نقرس کی تکلیف ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۴ اگست۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح

گزشتہ دو دنوں کی رپورٹ سفر کی تیاری اور پھر کل کے سفر کی وجہ سے اخبار کو نہ بھجوائی جا سکی۔ مورخہ یکم و ۲ اگست حضور کو اعصابی بے چینی کی شکایت رہی۔ کچھ نسیان بھی رہا۔ اور نیند بھی کم آتی رہی:

کل صبح ساڑھے چھ بجے حضور معہ خدام نخلہ سے روانہ ہو کر ساڑھے دس بجے ربوہ پہنچے۔ راستہ پہلے سفروں کی نسبت بہتر گزرا۔ یہاں آ کر گرمی کے باعث حضور کو تکلیف رہی۔ اور کچھ سفر کی کوفت کا بھی اثر تھا۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت ٹانگ میں نقرس کے درد کی تکلیف ہے۔

اس بیماری میں چار ماہ سے حضور قریباً تمام وقت بائیں کروٹ لیٹے رہے ہیں۔ اور باوجود ہماری طرف سے بار بار طبی مشورہ کے کہ ایک ہی کروٹ لیٹے رہنا اچھا نہیں۔ حضور اسی کروٹ سے لیٹے رہے ہیں۔ اور فرماتے رہے ہیں۔ کہ دوسری کروٹ لیٹنے سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مگر اس طرح ایک ہی کروٹ لیٹنے سے کئی پیچیدگیاں مثلاً بیڈ سور وغیرہ کا احتمال ہوتا ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو تمام عوارض سے شفا عطا فرمائے۔ اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور لمبی کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

ربوہ ۴ اگست ۱۹۵۹ء

دو احمدی نوجوانوں کی نمایاں کامیابی

(۱) یہ خبر مسرت سے سنی جائیگی کہ مکرم عبدالمالک صاحب آف لاہور کے صاحبزادے مکرم عبدالوہاب خان صاحب وائس پرنسپل پالیٹکنک راولپنڈی نے جو آجکل فورڈ فونڈیشن امریکہ کی پیشکش پر انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اوکلاہوما سٹیٹ یونیورسٹی سے ایم ایس سی انجینئرنگ کی ڈگری سو فیصدی نمبر لے کر خاص اعزاز کے ساتھ حاصل کی ہے۔ ان کی اس نمایاں کامیابی پر یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ نے حکومت پاکستان اور مکرم ملک صاحب کو مبارکباد کے خطوط ارسال کئے ہیں۔

(۲) نیز مکرم ملک صاحب کے چھوٹے صاحبزادے عبدالمنان خاں نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے بی ایس سی مکینیکل انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ۹۸۱ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے آمین:

رشید احمد لاہور

درخواستِ دعا

مکرم حنیف قاسم کمانڈا صاحب کے خلاف ان کی چیفڈم کے پیرامائونٹ چیف نے ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ مکرم حنیف کمانڈا صاحب سیرالیون مشن کے ایک بہت بڑے معاون ہیں۔ احباب کرام درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت طور پر بری کرے۔ اور ان کی مشکلات کو دور فرمائے

(وکالت تبشیر ربوہ)

تربیتی اجلاس

مورخہ ۵/۸/۵۹ بروز بدھ محلہ دار الصدر غربی میں زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دار الصدر غربی ایک تربیتی اجلاس متصل کوٹھی نواب محمد احمد خاں صاحب بعد نماز مغرب منعقد ہو گا۔ جملہ خدام شمولیت فرمائیں۔ انصار حضرات سے بھی شمولیت کی درخواست ہے: زعیم محلہ

صدر آئزن ہاور خروشیف سے ملاقات کرینگے

جنیوا ۴ اگست۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور عنقریب روسی وزیراعظم مسٹر خروشیف کو امریکہ آنے کی دعوت دیں گے۔ امریکی صدر نے اپنے حلیفوں سے مشورہ طلب کیا ہے۔ کہ مسٹر خروشیف سے بات چیت مناسب ہوگی یا نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حلیف ممالک اس ملاقات کے حق میں ہیں۔ اس امکان کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ کہ آئزن ہاور خروشیف ملاقات کے بعد سربراہوں کی کانفرنس بھی ہوگی۔ جس میں فرانس اور برطانیہ بھی شریک ہوں گے:

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۵ اگست ۱۹۵۹ء

بھارت کے مسلمان

بھارت میں ہندو متعصب عنصر کی وجہ سے بھارتی مسلمانوں کی جو ابتر حالت ہے۔ اس کا اندازہ موقر ہفت روزہ "ریاست دہلی" کے ادارتی نوٹ سے جس کا طویل اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے لگ سکتا ہے۔ "ریاست" لکھتا ہے:

"مسلمانوں کے متعلق کانگرس کی پوزیشن بہت ہی دلچسپ ہے۔ انگریزوں نے جب ہندوستان چھوڑا اور پاکستانی خیالات کے لوگ بھی بقایا ہندوستانی مسلمانوں کو لاوارث اور یتیم سمجھتے ہوئے یہاں چھوڑ کر پاکستان چلے گئے۔ تو ہندوستان کے مسلمانوں میں سے ۹۵ فیصدی لوگ گاندھی جی اور کانگرس کے ساتھ تھے۔ اور پانچ فیصدی ایسے ہوں گے۔ جو یہاں سے پاکستان چلے جانے والے ہندوستانی مسلمانوں کے خیالات سے متفق ہوتے ہوئے یہاں رہے۔ اور جن کو پرو پاکستانی قرار دیا جا سکتا تھا۔ مگر اب ہندوستانی مسلمانوں کے حالات بالکل مختلف ہیں۔ اگر ان کے متعلق ایمانداری کی رائے دریافت کی جائے۔ تو فی الحقیقت پوزیشن یہ ہے کہ آج ہندوستانی مسلمانوں میں سے زیادہ سے زیادہ دس فیصدی مسلمان کانگرس کے ساتھ ہیں۔ جن کو جمیعت العلماء کے لیڈر ہانکے ہوئے ہیں۔ اور نوے فیصدی مسلمان اس تذبذب میں ہیں کہ وہ جائیں تو کدھر۔ اور ساتھ دیں تو کس پارٹی کا جو ان کو اپنی سرپرستی میں لے اور ان کو اپنی سوتیلی اولاد نہیں۔ بلکہ اخلاص کے ساتھ ان کو اپنا حقیقی قرار دیتے ہوئے ان سے اچھا اور مساوی سلوک کرے۔ کیونکہ کانگرس کے لیڈروں نے پچھلے بارہ برس میں ان کے ساتھ بہت ہی افسوسناک سلوک کیا اور باوجود پنڈت نہرو کی بار بار تنبیہہ کے ان کھدر پوش مہا بھائیوں کی پالیسی کے باعث ہندوستانی مسلمانوں کے لئے فوج اور پولیس کے دروازے بند ہو گئے۔ اردو زبان ختم کی جا رہی ہے۔ اور یہاں ان کو جگہ نہیں مل رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج ملک کا قریب قریب ہر مسلمان کانگرس سے بددل ہے۔ اور وہ سوچ رہا ہے کہ وہ کونسی راہ اختیار کرے۔ جس راہ پر وہ عزت اور خودداری کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے۔

جہاں تک کانگرس کی اصلاح یا اس کی پالیسی کے تبدیل ہونے کا سوال ہے۔ کانگرس اب کرپشن، بددیانتی اور خویش پروری کے عمیق گڑھے میں پہنچ چکی ہے۔ اس کا اب اس گڑھے سے نکلنا ممکن ہی نہیں۔ اور اگر کانگرسی لیڈر اس گڑھے سے نکلیں بھی۔ تو یہ پبلک لائف کے میدان میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ ... چنانچہ اگر ہندوستانی مسلمان بھی کانگرس سے بہتری کی توقع کرتے ہیں۔ تو یہ ان کی حماقت ہے۔ کانگرس کا ساتھ دینے کی صورت میں یہ بھی کانگرس کے ساتھ ہی ڈوب جائیں گے ..... باقی رہی کمیونسٹ پارٹی

ہمارا یقین اور ایمان ہے۔ کہ ہندوستان کا مستقبل کمیونسٹ پارٹی کے ہاتھوں میں ہوگا۔ گو اس پارٹی میں اس وقت کافی تعداد وطن دشمن لوگوں کی ہے۔ جو کمیونزم کے نام پر ہندوستان کی وطنیت کے دشمن ہیں۔ چنانچہ ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق ہماری رائے ہے۔ ... اگر یہ کمیونزم کی راہ اختیار کریں۔ تو یہ ان کے لئے مفید ہے۔ اور جس صورت میں کہ عرب ممالک کے مسلمانوں کے مذہب کو کمیونزم نقصان نہیں پہنچا سکا۔ تو ہندوستان کے مذہب کے مسلمانوں کو اس سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔"

(ریاست دہلی ۲۷ جولائی ۱۹۵۹ء)

بھارت میں مسلمان جس چاہ تذبذب کے کنارے اس وقت کھڑے ہیں۔ وہ اس سے واضح ہے۔ اور ہمیں ریاست کے نتیجہ پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ریاست ایک بھارتی اخبار ہے۔ اور ایک ایسے شخص کی ادارت میں نکلتا ہے۔ جو بعض باتوں میں غلطی پر تو ہو سکتا ہے لیکن جس پر شاید بدنیتی کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لئے جو کچھ ریاست نے بھارتی مسلمانوں کی متذبذب حالت کے متعلق لکھا ہے۔ وہ مان لینا چاہیئے۔ لیکن اس کے باوجود کہ مسلمان ایسی گوگو حالت میں ہیں۔ ہم ریاست کے مدیر محترم کے ساتھ اس بات میں اختلاف رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان کمیونسٹوں کے ساتھ مل جائیں۔

اس کی ایک وجہ تو خود اسی ادارتی نوٹ میں بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ بھارتی کمیونسٹوں کے متعلق ریاست نے کہا ہے کمیونسٹ اکثر وطن دشمن ہوتے ہیں۔ جس ملک میں کمیونسٹ پارٹی بطور ایک سیاسی پارٹی کے موجود ہوتی ہے اس کا کام تعمیری کبھی نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ تخریبی ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے ملک کے بہترین سے بہترین منصوبوں کی بھی ہمیشہ مخالفت کرتے ہیں۔ اور ملک کا امن برباد کرنے والے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ فساد فی الارض، خون خرابہ اور تباہی کمیونسٹوں کے من بھاتے ہتھیار ہیں اور یہ بات اتفاقی نہیں۔ بلکہ ان کے پروگرام کا ایک حصہ ہوتی ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر ملک میں کمیونسٹ اپنے وطن سے زیادہ روس یا چین کے وفادار ہوتے ہیں۔ اور چونکہ یہ وفاداری نظریہ کی نسبت عملی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بھارت کی کمیونسٹ پارٹی کبھی وطن دوست ہو ہی نہیں سکتی۔ تاوقتیکہ کہ ان کا اقتدار پر قبضہ اس طرح نہ ہو جائے کہ وہ اپنے ملک کو روس کی نوآبادی میں منتقل کر سکیں۔

جہاں تک اشتراکی نظریہ کا مقصد تمام لوگوں کی مالی حالت یکساں یا قریب یکساں کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ کوئی بھی فہمیدہ انسان اس کے خلاف نہیں ہو سکتا کسی ملک میں اقتصادی ناہمواری جو چند لوگوں کے ہاتھ میں تمام مال و دولت جمع کر دیتی ہے۔ کئی پہلوؤں سے خطرناک ہے۔ اسی لئے اسلام نے ایسے قوانین پیش کئے ہیں۔ کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہونے پائے۔ ہم ان کی تفصیل میں یہاں نہیں جا سکتے۔ بہر حال اس مقصد کی حد تک کمیونزم کو نامرغوب نہ سمجھا جائے۔ تاہم جس طرح کمیونزم اس کو جامۂ عمل پہنانا چاہتا ہے۔ وہ محنت کھٹکتا ہے۔ صرف اسی ایک وجہ سے ہی کمیونزم اپنی تمام مقصدی خوبیوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔

اس کے علاوہ کمیونزم میں سب ذیل ایسے نقائص ہیں۔ کہ یہ بجائے ایک رحمت کے انسانیت کے لئے سخت زحمت بن گیا ہوا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ سرگودھا کا اخلاص

جن جماعتوں کے امراء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا شوق رہا ہے اور وہ حضور کی کتب کو دوسری کتب پر ترجیح دیتے رہے ہیں۔ جیسے مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور اور مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودہا و سابق صوبہ پنجاب ان کی اس نیکی کا جماعتوں پر بھی اثر ہے۔ اخبار الفضل مورخہ ۳۰ اگست میں جماعت احمدیہ لائل پور کے اخلاص کا ذکر کیا گیا تھا۔ ۳۱ اگست کو شمس صاحب سرگودہا گئے۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی اہمیت بتاتے ہوئے اپنی مثال پیش کی۔ کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اپنے پاس رکھنے اور ان کے مطالعہ کا از حد شوق رہا ہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت میرے پاس تین تین نسخے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے رہے ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد میرے پاس بعض کتب نہیں تھیں ان میں سے ایک کتاب "مسیح ہندوستان میں" بھی تھی۔ جب ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان کے پاس طبع اول کی یہ کتاب موجود ہے۔ تو میں نے ان سے قیمت دریافت کی۔ تو انہوں نے دس روپے بتائی۔ میں نے کہا جب لینی ہے۔ تو قیمت کا کوئی سوال نہیں۔ اور دس روپے اس کے حوالے کئے۔ اور کتاب لے لی۔ حالانکہ اس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ ان کی تحریک کے بعد شمس صاحب نے ان کے ارشاد کے مطابق خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی اہمیت بتاتے ہوئے ان کے خریدنے اور ان کے مطالعہ کرنے کی تحریک کی۔ تو بہت سے دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پورا سیٹ جو الشرکۃ الاسلامیہ شائع کر رہی ہے۔ خریدنے کے لئے فارم پُر کر دیا اور بعض نے پوری پیشگی ۱۶۰ روپے ادا کر دی۔ اور بعض نے بالاقساط ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور پہلی قسط ۵۰ روپے ادا کر دی۔ حافظ مسعود احمد صاحب نے جو ایک مخلص نوجوان اور ہمارے نہایت مخلص بھائی محمود احمد صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ چار سیٹ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے خریدے۔ ہم اپنے مخلص بھائی شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ کے بھی بے حد ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے شمس صاحب کے ساتھ ہو کر بعض دوستوں کو ان کے گھروں اور دوکانوں پر جا کر تحریک کر کے خریدار بنایا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ بعض دیہاتوں کا بھی دورہ کریں گے۔ اور وہاں سے بھی اس کے لئے خریدار بنائیں گے۔ باوجودیکہ سرگودہا کی جماعت لائل پور کی جماعت سے چھوٹی ہے۔ پھر بھی اس کے افراد نے پچیس مکمل سیٹ خریدے ہیں۔ اور چند اور خریدار بھی پیدا ہونے کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور انہیں اور ان کی اولادوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جو نور پایا جاتا ہے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ادارہ)

خدام الاحمدیہ ربوہ کا تربیتی پروگرام

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت میاں صاحب ممدوح کا یہ قیمتی اور جامع پیغام اس تربیتی جلسہ میں پڑھا گیا جو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مؤرخہ ۳۰/۳۱ جولائی کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوا +

مجھے خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائمقام قائد نے اطلاع دی ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے منشاء کے ماتحت ربوہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ جس میں نوجوانوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کا پروگرام مرتب کر کے ان کی تربیت کی مہم شروع کی جائے گی۔ مجھے اس اطلاع سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن مجید نے اشارہ فرمایا ہے بنی نوع انسان کی تربیت دینی مساعی کا آدھا حصہ ہوتی ہے۔ ایک حصہ تبلیغ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا حصہ تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔ تبلیغ کے ذریعہ غیر از جماعت لوگوں کو جماعتی عقائد کی صداقت کا یقین دلا کر ان کو جماعت کے اندر آنے اور جماعت کے نظریات کو قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے جسے قرآن مجید نے یدعون الی الخیر کے الفاظ سے یاد کیا ہے اور تربیت کے ذریعہ ان لوگوں کو جو جماعت میں شامل ہیں رُوحانی اور اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے اور اس مقام پر قائم رہنے کے قابل بنایا جاتا ہے جسکے لئے قرآن نے یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ تربیت کا کام کسی طرح تبلیغ کے کام سے کم نہیں ہے۔ بلکہ بعض لحاظ سے اور بعض اوقات میں اس سے بھی زیادہ اہم اور قابل توجہ ہے ظاہر ہے کہ اگر ہم ساری دنیا کو بھی مسلمان یا احمدی بنا لیں۔ مگر یہ مسلمان یا احمدی صرف نام کے مسلمان اور نام کے احمدی ہوں اور ان میں صداقت کی روح اور اس پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ نہ پایا جائے۔ تو ایسی جماعت خدا کے حضور کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ وہ صداقت کو بدنام کرنیوالی ثابت ہو گی لیکن اگر مسلمان یا احمدی ہوں تو تعداد میں تھوڑے مگر جتنے بھی ہوں وہ پختہ اور سچے مومن ہوں جن کا عمل خدا کے منشاء کے مطابق ہو تو یہ تھوڑی سی جماعت بھی خدا کے حضور بڑا وزن رکھیگی۔ اسی کی طرف قرآن مجید کی اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ:-

کم من فئة قلیلة غلبت
فئة کثیرة باذن اللہ۔

"یعنی کتنی تھوڑی سی جماعتیں ہوتی ہیں جو اپنی قلت کے باوجود اپنے خالص ایمان اور صحیح عمل کے ذریعہ خدا کی نصرت سے ایسی بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں جو تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود سچے ایمان اور عمل صالح سے محروم ہوتی ہیں۔"

پس اس وقت اپنے نوجوان عزیزوں کو میری یہی نصیحت ہے کہ نام کے احمدی نہیں بلکہ کام کے احمدی بنو جسکے بعد تم میں وہ برقی طاقت بھری جائے گی جس کے سامنے کوئی اور طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔ اور تم خدا کی ایک پیاری اور محبوب جماعت بن جاؤ گے جس پر ہر وقت خدا کے فضل و رحمت کا سایہ رہے گا۔

یہ سوال کہ تربیت کا پروگرام کیا ہونا چاہیئے ایک لمبا سوال ہے جس کا دو حرفوں میں جواب نہیں دیا جا سکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتی ہیں کہ:-

کان خلقه القرآن

"یعنی آپ کے اخلاق کا نقشہ دیکھنا چاہو تو قرآن کو دیکھ لو۔

لیکن قرآن ایک بڑی وسیع کتاب ہے جسکے ظاہری احکام بھی سات سو سے کم نہیں۔ اور اسکی تفسیر اسکے ظاہری حجم سے بھی بہت زیادہ بڑی ہے۔ جسکی تشریح میں بڑے بڑے علماء نے سینکڑوں جلدیں لکھنے کے بعد تھک کر اور ماندہ ہو کر اپنے قلم ہاتھ سے رکھدئے اور قیامت تک یہی ہوتا چلا جائیگا۔ کیونکہ کائنات عالم کیطرح قرآن ایک نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہے اسلئے میں اس جگہ خدام الاحمدیہ کے سامنے قرآن مجید کی صرف ایک آیت پیش کرتا ہوں جو ان کے تربیتی پروگرام کے آغاز کی بنیاد بن سکتی ہے۔ یہ وہ آیت ہے جسے قرآن نے اپنے شروع میں ایک بنیادی اصول کے طور پر بیان فرمایا ہے تاکہ قرآن پڑھنے والا اسے شروع سے ہی اپنے سامنے رکھ کر اپنی روحانی اور اخلاقی تربیت کا پروگرام مرتب کر سکے فرماتا ہے:-

یومنون بالغیب ویقیمون
الصلوٰة ومما رزقناھم
ینفقون۔

"یعنی سچے مومنوں کا یہ کام ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسولوں پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور اپنی نمازوں کو حضورِ قلب سے باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا اور خدائی جماعت کی خدمت میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔"

اس لطیف آیت میں مومنوں کے تین بڑے کام بتائے گئے ہیں۔ (ایک) یہ کہ خدا اور اس کے رسولوں اور تمام غیب کی بنیادی باتوں پر دل سے ایمان لانا کیونکہ سچا ایمان وہ پانی ہے جس سے عمل صالح کا باغ پرورش پاتا اور پروان چڑھتا ہے۔ اور خدا کی ذات دین کا وہ مرکزی نقطہ ہے جس سے ہر نیکی کی نہر نکلتی ہے اور اس کے رسول اس کے منشاء کو دنیا میں ظاہر کرنے اور اس کے لئے عملی نمونہ بننے کے لئے آتے ہیں (دوسرے) نمبر پر اپنے خالق و مالک کی عبادت کرنا ہے جس میں نماز ستون ملت کا حکم رکھتی ہے کیونکہ یہ وہ مقدس تار ہے جو خالق اور مخلوق کو آپس میں باندھتی ہے۔ اسی لئے نماز کو معراج المومنین کا نام دیا گیا ہے یعنی یہ وہ سیڑھی ہے جو بندے کو خدا تک پہنچاتی اور انسان کو نیکی کی بلندیوں تک اٹھاتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ حدیث میں آیا ہے سچی نماز وہ ہے جس میں نماز پڑھنے والا یہ محسوس کرے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ بعض اوقات ایسی ایک نماز ہی انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے (تیسرے) نمبر پر خدا کے رستہ میں خرچ کرنا ہے یعنی جو جو رزق یا انعام انسان کو خدا کی طرف سے ملا ہے خواہ وہ مال ہے یا دل و دماغ کے قویٰ ہیں یا جسم کی طاقتیں ہیں یا علم ہے یا زندگی کے اوقات و لمحات ہیں ان سب میں سے خدا اور اس کی مخلوق کا حق نکالنا۔ کسی کے پاس مال ہے تو وہ خدا کے رستہ میں چندہ دے۔ دل و دماغ کی طاقتیں ہیں تو انہیں خدا کے رستے میں لگائے جسم کی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ علم ہے تو اس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچائے۔ زندگی کے لمحات کا کچھ حصہ لازماً دین کی خدمت میں صرف کرے وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہ تین بنیادی باتیں ہیں جنہیں خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کے شروع میں مسلمانوں کے تربیتی پروگرام کی بنیاد کے طور پر بیان کیا ہے اور میں اس جگہ ان ہی کی طرف خدام الاحمدیہ ربوہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ اگر وہ ان تین بنیادی باتوں کو پاک نیت اور دلی اخلاص کے ساتھ اپنے تربیتی پروگرام کا حصہ بنائیں گے۔ اور ان پر مضبوطی سے قائم رہینگے تو انشاءاللہ ان کا ہر قدم ترقی کیطرف اٹھتا چلا جائے گا۔ اور ان کے لئے آسمان سے ایک نئے عالم کا دروازہ کھولا جائیگا یہی وہ عالم ہے جس کے لئے کسی نے کہا ہے کہ:-

بیا در ذیل مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

نیک لوگ بھی اسی دنیا میں بستے ہیں اور بد بھی اسی دنیا میں آباد ہیں۔ مگر نیک لوگوں کے لئے یہ دنیا ایک نئی دنیا بن جاتی ہے جس میں ان کا بہشت خدا کی رضاء میں ہوتا ہے۔ اور ان کا شیطان مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور ان کا آدم ان کے لئے ایک پاک نسل کا بانی بنتا ہے۔ بس اس وقت یہی میرا خدام الاحمدیہ کے نام پیغام ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہو اور انہیں اپنی رضا کے مطابق کام کرنے اور اسلام اور احمدیت کا بول بالا کرنے کا عزم اور توفیق اور طاقت عطا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار
مرزا بشیر احمد۔ ربوہ
۳۰ر جولائی ۱۹۵۹ء

افرادِ جماعت کی دو اہم ذمہ داریاں

جملہ افراد کو وصیت کرنی چاہیئے اور اپنی ساری زندگی تقویٰ سے بسر کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پاکر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی وصیت فرمائی کہ وہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرے اور اس اعلیٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے۔ کامل قربانی کرے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت صفحہ ۹)

جماعت احمدیہ کے قیام کا یہ مقصد عظیم کس طرح پورا ہو سکتا ہے اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری سے کس طرح سبکدوش ہو سکتی ہے اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی۔ اخلاق اور دعاؤں کے علاوہ اپنے اس رسالہ میں دو گر بیان فرمائے ہیں۔

اوّل :۔ یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی اختیار کریں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں کو دعوت دیں کہ جس درخت کے یہ پھل ہیں۔ نہایت اعلیٰ اور نہایت شیریں ہے۔

دوم :۔ یہ کہ تمام متقی اور نیک وکار لوگ اپنی آمد اور جائداد کا معتد بہ حصہ اشاعت اسلام کے لئے وقف کریں! ور ہر سچا احمدی ۱/۱۰ سے لے کر ۱/۳ تک آمد اور جائداد کی وصیت کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اس نظام کو منافقین کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے گویا اس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے جو ایک سچے احمدی کو عمر بھر کرنا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام کی وصایا اور ہدایت کے مطابق تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا اور مسلسل مالی قربانی کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اس بنیادی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد مقرر فرمایا ہے۔

پس موصی بننا اور پورے تقویٰ سے زندگی بسر کرنا ہمارا نصب العین ہے اس لئے ہمیں ہر لحظہ اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم خواجہ محمد طفیل صاحب ایشیئن ایجنٹ جڑانوالہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور آجکل گورنمنٹ ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خواجہ عبداللہ جان سبزی فروش غلہ منڈی ربوہ)

(۲) میری لڑکی عزیزہ امۃ الرحمٰن عرصہ سے آنکھوں کی مرض میں مبتلا ہے۔ اور بینائی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مرض دور کر کے اور آنکھوں کی بینائی تا زندگی قائم اور سلامت رکھے۔ آمین

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ۔ ربوہ)

(۳) میرے والد حکیم سردار محمد صاحب آف ڈگری عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اب چند دنوں سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (سلیم احمد طلیل ڈگری۔ ضلع تھرپارکر)

(۴) میرا بھائی کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹر بیماری کی تشخیص نہیں کر سکے۔ نیز میری امی جان لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ دونوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ثریا بنت کیپٹن محمد اسلم۔ ربوہ)

ملک حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب سیالوی رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات زندگی

(از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

محترم حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات ان کے مکان واقعہ نسبت روڈ ریشنو گلی میں ۵ جون ۱۹۵۸ء کو نو دس ماہ کی لمبی علالت کے بعد ہوئی۔ جیسا کہ اخبار الفضل مجریہ ماہ جون میں ایک مختصر نوٹ ادارہ الفضل کی طرف سے شائع ہو چکا ہے

میں ان سطور میں ان کے حالات زندگی پر کسی قدر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

محترم حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کے والد صاحب کا اسم گرامی میر نعمت علی شاہ صاحب تھا۔ وہ قاضی صاحب کے خطاب سے بھی مخاطب ہوتے تھے اور خطیب بھی کہلاتے تھے اسی وجہ سے بٹالہ میں ان کا محلہ "محلہ خطیباں" کے نام سے معروف تھا میر نعمت علی شاہ صاحب کے برادر خورد حکیم محمد اشرف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت پہلے کی تھی اور پھر کچھ مخالفت کے بعد میر نعمت علی شاہ صاحب بھی حضور کے خدام میں حضور کی زندگی میں ہی شامل ہو گئے۔ یہ بڑے دلیر غیور اور جوشیلے تھے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کی کوئی اولاد نہ تھی اور میر صاحب کی اولاد صرف یہی حافظ عبدالرحمٰن صاحب تھے۔ اس لئے باپ اور چچا دونوں کو ان سے بڑی محبت تھی اور دونوں نے ان کو بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا اور قادیان میں تعلیم دلوائی۔

اس خاندان سے میرا کوئی پرانا تعلق نہیں ہے۔ بلکہ محترم حافظ صاحب سے میرے دوستانہ مراسم کی ابتدا غالباً ۱۹۱۸ء سے ہوئی۔ جبکہ وہ موضع سارچور ضلع گورداسپور میں احمدیہ پرائمری سکول میں مدرس تھے۔ میرا گاؤں چونکہ قریب ہی ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس لئے میں اکثر وہاں احمدی بھائیوں سے ملنے کے لئے آتا جاتا رہتا تھا۔ اور میری وجہ سے پھر محترم حافظ صاحب کی آمد و رفت بھی میرے گاؤں میں ہوتی رہی حافظ صاحب مرحوم اس وقت عالم شباب میں تھے مگر رشد و ہدایت کے آثار ان کے بشرے سے نمایاں تھے۔ اپنے مدرسہ کی بہبودی اور رونق ہر وقت مدنظر تھی۔ اور تبلیغ احمدیت کے لئے خداداد قابلیت اور جوش تھا۔ میرے گاؤں میں بہت زیادہ اکثریت غیر احمدیوں کی تھی۔ اور سوائے تین چار غریب گھرانوں کے گاؤں میں دنیوی لحاظ سے کوئی بھی صاحب اثر احمدی نہ تھا۔ گاؤں میں ہماری مخالفت ہوتی تھی جو حافظ صاحب کی

آمد و رفت سے بعض اوقات شدت اختیار کر جاتی تھی کیونکہ وہ تبلیغ احمدیت میں بالکل نڈر تھے۔ مگر باوجود اس اختلاف کے لوگ حافظ صاحب کا احترام کرتے تھے اور ان کی نیکی اور خوش اخلاقی کے معترف تھے۔ اور اسی اثر کے ماتحت پٹواری صاحب نے تو بوجہ حسن عقیدہ خیالات کے تھے اپنے بچے بھی تعلیم کے لئے احمدیہ سکول سارچور میں داخل کرا دیئے تھے۔ اس کے علاوہ حافظ صاحب کی آمد و رفت اکثر دوسرے ملحقہ دیہات میں بھی رہتی تھی اور تعلیم کے لئے ان دیہات سے بچے کھینچ لاتے تھے۔ غرض وہ سکول کی زینت تھے اور سارچور اور ملحقہ دیہات میں تھے اور صداقت کے اظہار سے کسی سے نہیں دبتے تھے

ایک مرتبہ وہ ہمارے گاؤں میں آئے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ گاؤں کے چوہدری نمبردار۔ ذیلدار۔ پنچ۔ کھڑپینچ اور مولوی صاحب سب ایک تکیہ میں درختوں کے سائے کے نیچے دوپہر کو جمع تھے۔ ایک شخص نے کہا سنا ہے مرزا صاحب کہتے ہیں میں عیسیٰ ہوں۔ حافظ صاحب مرحوم مسکرائے اور کہا چوہدری صاحب آپ سے کسی نے بخل کیا ہے اور پوری بات نہیں بتائی یہ کہہ کر حضور کا ایک شعر پڑھا۔ اور پھر اس کی ایسی تشریح و توضیح کی کہ سارے مجمع پر چھا گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوئیں۔ مخالفت کی آگ بھڑکی اور گاؤں کے چوہدری صاحبان نے ہمارا پانی بند کر دیا۔ اگلے روز میں سارچور گیا اور حافظ صاحب کو بتایا کہ ہمارا تو پانی بند کر دیا گیا۔ فرمانے لگے کوئی چوہدری بیعت کرے گا۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں چوہدری فیروز الدین صاحب نے بیعت کر لی۔ جن کے لڑکے صفدر علی صاحب سنا ہے کہ لائلپور میں وکالت کرتے ہیں۔

محترم حافظ صاحب کے والد ماجد تو غالباً ہماری ملاقاتوں سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ ان کے چچا حکیم صاحب زندہ تھے۔ حافظ صاحب کے سارچور کے قیام میں وہ بھی فوت ہو گئے گھر میں کوئی مرد نہ رہا۔ مجبوراً حافظ صاحب کو سارچور کو چھوڑ کر بٹالہ جانا پڑا۔ اور وہاں ایم بی ہائی سکول کی ایک برانچ میں ٹیچر کی جگہ مل گئی۔ وہاں شباب المسلمین کی ایک انجمن تھی جس کے اکثر ممبر اور عہدیدار ایسے تھے جو بیکار تھے اور یہ انجمن انہوں نے بنائی

بھی اسی غرض کے مدنظر تھی کہ ان لوگوں کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا اور اس محدود اور مقامی تنظیم کے پردے میں عوام کے چندوں سے ان کی تن آسانی اور شکم پروری کا سامان فراہم ہوجاتا تھا۔ یہ لوگ نہ صرف بٹالہ کے احمدیوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیتے تھے بلکہ بیرونجات میں بھی جماعت کے خلاف اپنی ریشہ دوانیوں سے آگ لگائے رکھتے تھے اور اس کوشش میں لگے رہتے تھے کہ بعض شریر ہندوؤں اور سکھوں کو اپنے ساتھ ملا کر بٹالہ کے احمدیوں کے خلاف ایک محاذ کھڑا کر لیں۔ مگر حافظ صاحب مرحوم مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ ہونے کی حیثیت سے شہر کے بعض شرفاء کی مدد سے اُن کے بُنے ہوئے تارِ عنکبوت کو بکھیر کر رکھ دیتے تھے اور ایسے جوش سے کام کرتے تھے کہ بعض اوقات مقامی جماعت کے صدر کو مرکز (قادیان) میں ان کے خلاف رپورٹیں کرنی پڑیں کہ وہ لوگ تو کچھ آرام کرنا اور سوجانا چاہتے ہیں۔ مگر حافظ صاحب اُن کو سونے نہیں دیتے۔ میں ان دنوں میں دفتر دعوۃ و تبلیغ میں ہیڈ کلرک تھا۔ اور میں نے خود وہ رپورٹیں پڑھی ہیں۔

حافظ صاحب مرحوم بڑے سادے مومن تھے۔ اور ایچا پیچی سے انہیں نفرت تھی۔ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اُن کا کوئی دوست اپنی کسی ضرورت کے لئے کسی وسیلہ سے ان تک رسائی حاصل کرے۔ ۱۹۳۰ء کے جلسہ سالانہ میں وہ حسب معمول اپنے اہل و عیال سمیت میرے غریب خانہ میں قیام فرما تھے۔ میرے ایک پھوپھی زاد بھائی بھی اپنے ایک دوست کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ میں ان دنوں میں نکاح ثانی کی فکر میں تھا۔ میرے اس مہمان بھائی اور ان کے دوست نے مجھے الگ بلا کر کہا کہ تم نکاح ثانی کی فکر میں ہو۔ تم کہو تو ہم حافظ صاحب سے بات کریں۔ میں نے ان کی اس بات کو باہمی تعلقات کے منافی سمجھا اور انہیں سختی سے روکا کہ ایسی کوئی بات نہ کرنا ان کی لڑکیاں تو مجھے حافظ صاحب مرحوم کے دوست کی حیثیت میں چچا کہتی ہیں۔ مگر وہ دونوں نہ رکے اور مجھ سے درپردہ وہ حافظ صاحب سے درخواست کر کے قادیان سے رخصت ہوگئے اور حافظ صاحب بھی چلے گئے بٹالہ پہونچ کر مجھے لکھا کہ آپ تو میرے مخلص دوست ہیں۔ پھر آپ نے یہ اجنبیت اور غیریت کیوں دکھائی۔ اور کیوں نہ براہ راست مجھ سے اپنی ضروریات کا اظہار کر دیا۔ اُن لوگوں سے کیوں کہلوایا۔ جن کو میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ میں کیا جواب دیتا۔ اصل حقیقت واضح کر دی کہ یہ بات میری منشاء کے خلاف آپ کو پہونچائی گئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی منشاء یہی تھی۔ وہ بات ہو کر رہی اور ایک سال کے اندر اندر ہی محترم حافظ صاحب نے مجھے اپنی دامادی میں لے لیا۔

حافظ صاحب رضی اللہ عنہ ایک متوکل مرد مومن تھے۔ مشکلات سے نہیں گھبراتے تھے اور ایسے اوقات میں چلتے پھرتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ گھر کے اندر اور باہر اپنی عادت کے خلاف بہت خاموشی اختیار کر لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور دعاؤں میں معروف ہوجاتے تھے۔ جائز تدبیروں کو بھی اختیار کرتے تھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور پھر انجام اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے تھے " میرا مولا اب کچھ کرے گا " یہ اُن کا تکیہ کلام تھا۔ اور واقعی اُن کا ہر کام ان کے مولا نے ہی کیا۔

حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ غالباً دو لڑکے بہت پہلے پیدا ہوئے۔ مگر فوت ہو گئے۔ صرف چار لڑکیاں ہیں۔ تین بڑی لڑکیوں کی شادیاں ہو گئیں۔ تو میری خوشدامن صاحبہ (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ ۱۹۵۶ء میں وفات پاگئیں) چھوٹی لڑکی عزیزہ امۃ الرحمٰن طاہرہ کی عمر اس وقت پندرہ سولہ سال کی تھی۔ اور ایف اے کی تیاری کر رہی تھی۔ حافظ صاحب مرحوم کی اپنی چاروں لڑکیوں سے یکساں محبت تھی مگر ظاہر کیلئے وہ ایک شفیق باپ ہی نہ تھے۔ بلکہ اس کے لئے ان کو ماں کے ... فرائض بھی سرانجام دینے پڑتے۔ مشکلات کو وسیع الحوصلگی سے عبور کرتے ہوئے اس کی تعلیم کو جاری رکھا اس کی خورد و نوش اور صحت کا خیال رکھا۔ وہ سوتی تھی یا مطالعہ کر رہی ہوتی تھی۔ اور حافظ صاحب اس کے لئے کھانا تیار کر کے آواز دیتے " بیٹا اٹھو کچھ کھا لو "۔

حافظ صاحب رضی اللہ عنہ خدمت خلق کے لئے بھی اپنے دل میں خاص جذبہ رکھتے تھے عمر کا بیشتر حصہ اس طرح گذارا کہ اپنے معاملات اور اپنے کاموں کا التواء کر کے دوسروں کے معاملات اور کاموں کو حتی المقدور پہلے سرانجام دینے کی کوشش کی۔ ان کی اس عادت پر بعض اوقات گھر میں یہ سوال اٹھتا تھا کہ آپ کے اپنے کام کون کرے گا تو نہایت حلم اور سنجیدگی سے جواب ملتا " میرا مولا " فن طبابت ورثہ میں ملا تھا۔ اور ان کی تشخیص بالعموم درست ہوتی تھی۔ یہ کوئی مستقل ذریعہ آمد نہ تھا۔ مگر بعض لوگ خدمت بھی کر دیتے تھے۔ اور حافظ صاحب بھی شکر نعمت کے طور پر غرباء کا علاج اپنی جیب سے ادویات لا کر کر دیتے بعض نہایت اعلیٰ مجرب نسخے انہوں نے اپنے مرحوم چچا سے حاصل کئے تھے اور بعض دوسرے اطباء سے۔

اطباء بالعموم بعض نسخوں کو چھپاتے ہیں مگر حافظ صاحب رضی اللہ عنہ بخل نہیں کرتے تھے۔ اور ایسے نسخے اپنے ہم پیشہ لوگوں کو بتا دیتے تھے کہ شائد خلق خدا کو فائدہ پہونچے۔

حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنے چاروں دامادوں سے محبت تھی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہیں مجھ سے خاص محبت تھی۔ اور مجھ سے زیادہ بے تکلف بھی تھے۔ یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں ان کی بیماری میں اُن سے آخری ملاقات وفات سے قریباً دو ماہ پہلے کر سکا۔ اور اس کے بعد اپنی بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے ان کے آخری لمحات کے وقت بھی نہ پہونچ سکا۔ اور وہ مجھے یاد کرتے ہوئے اس دار الفنا سے دار البقاء کی طرف رخصت ہوگئے۔ مجھے اس کا صدمہ ہے۔ لیکن اس کا کوئی مداوا نہیں۔

محترم حافظ صاحب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے متعدد بار ذکر فرمایا تھا کہ میں نے بچپن میں اپنے والد صاحب کی معیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اور حضور کے ساتھ اپنے والد صاحب سے مل کر کھانا بھی کھایا تھا۔ اور حضور بڑی شفقت اور محبت سے گوشت کی بوٹیاں اٹھا کر میرے سامنے رکھتے اور فرماتے تھے " میاں کھاؤ۔ اور کھاؤ "۔ ان کی اس روایت کو میں نے ہمیشہ تعجب سے سنا کہ ان کی عمر اتنی کس طرح ہو سکتی ہے کہ انہوں نے حضور کی بیعت بھی کی ہو اور کھانا بھی حضور کے ساتھ مل کر کھایا ہو۔ لیکن جب وفات کے بعد اُن کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے ربوہ لایا گیا اور ان کی وصیت کی مسل نکالی گئی تو اس میں انہوں نے اپنی تاریخ پیدائش ۲؍ جنوری ۱۸۹۲ء لکھی ہوئی تھی اور تاریخ بیعت ۲۵؍ اپریل ۱۸۹۹ء تب میرا تعجب دور ہوا۔

حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کے کئی محاسن یاد آ رہے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ لکھتا جاؤں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے جس بندے کو اپنے قرب میں اور اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے دی وہ اس بات کا محتاج کہاں ہے کہ میں اُس کے محاسن بیان کروں۔ اس کا سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ وہ بہشتی تھا اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں ابدی استراحت کے لئے آ لیٹا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مدارج کو بلند کرے۔ آمین

اے خدا بر تربت او ابرِ رحمت ہا ببار

جو سلسلہ کا کام کریگا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا

"مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت پا گیا اور رحمت کا وارث بن گیا"

تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عہدیداران جماعت کے نام ضروری ارشاد :-

" میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے۔ وہ بھی بیدار ہوں۔ اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقع عطا کیا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ اس چندے میں خود بھی شامل ہوتے ہیں اور دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اور یہ وہ امر ہے۔ جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرما چکے ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اسے بھی ثواب ملتا ہے اور جو دوسرے کو نیکی کی تحریک کرے اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک خود نیکی کرنے کا اور دوسرے نیکی کی تحریک کرنے کا۔ اسی طرح تحریک جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے۔ اسے ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے۔ تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے۔ اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے "

درخواست دعا

چوہدری محمد شجاعت علی صاحب سینئر انسپکٹر بیت المال کے والد محترم بخار اور ایک پھوڑے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اصغر - ربوہ)

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے لہذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہے وصیت کرنے والے اور وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو۔ تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ اور اندازہ قیمت) کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) الف:۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے

ب:۔ مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے۔ ورنہ مقامی جماعت کے عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے۔ اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہے تو وہ کس شکل میں ہے۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(۱۰) چندہ شرط اول (حسب حیثیت مگر کم سے کم موازی ۸ر) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے نیز امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیری فنڈ۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں۔ ان کی شرح اس قدر قلیل رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی بھی رکن کے لئے بار نہیں ہو سکتی۔ چندہ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ۔ چندہ سالانہ اجتماع صرف ۱۲ سالانہ۔ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے

چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایۂ تکمیل کو پہنچایا جا سکے اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔ پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار کی رقم پوری کرنی ہے۔ اور اسی کے مطابق چندہ دے کر عنداللہ ماجور ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چوتھا سالانہ اجتماع اس سال انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴۔۱۵۔۱۶ر اگست بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام ماسٹر نزد کوئٹہ والا بلڈنگ منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ مجلس کا ہر قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھتا ہے۔ اس اجتماع کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی کئی نئے ITEMS پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ تقریری مقابلہ } (۱) خلافت حقہ (۲) وفات مسیح (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے سلوک (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے (۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۲۔ تحریری مقابلہ } (۱) موجودہ دور میں خلافت کی اہمیت (۲) میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا (۳) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ (۴) جنگ بدر یا جنگ حنین کا پس منظر اور واقعات (۵) زندہ مذہب۔

۳۔ مطالعہ کتب سلسلہ } (۱) کشتی نوح (۲) ایک غلطی کا ازالہ (۳) درثمین (۴) سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۵) تذکرۃ الشہادتین (اس مقابلہ میں تمام خدام شریک ہوں گے)۔

۴۔ مقابلہ حفظ قرآن } (۱) قرآن پاک کی آخری دس سورتیں (۲) سورہ صف (۳) سورہ یٰسین (۴) سورہ مائدہ کا آخری رکوع۔

۵۔ مطالعہ احادیث :۔ کتاب الواح الہدیٰ۔

۶۔ مباحثہ اردو } مباحثہ انگریزی۔ پرچہ دینی معلومات (لازمی) معلومات عامہ۔ پیغام رسانی مقابلہ حواس خمسہ۔ مشاہدہ وغیرہ۔

ورزشی مقابلہ جات } لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ کبڈی۔ دوڑیں۔ گولہ پھینکنا فٹ بال۔ والی بال ـــــــــ پھینکنا۔ رسہ کشی۔

خاص پروگرام } (۱) مظاہرہ سول ڈیفنس و فرسٹ ایڈ۔ رسہ کشی (مہمانوں کے لئے) (۳) سول ڈیفنس کی فلم (۴) سپوزیم۔

نوٹ:۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کیلئے بھی علمی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

انصار اللہ کا تحریری انعامی مقابلہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق اس سال ذیل کے عنوان پر انصار اللہ کا تحریری انعامی مقابلہ ہوگا۔ اس مقابلہ میں جملہ مجالس کے لکھنے والے احباب کو حصہ لینا چاہیئے۔ اس سال کے اس مقابلہ کے لئے عنوان

"اسلام کی نشأۃ ثانیہ"

مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ مضامین پندرہ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ مقابلہ کرتے وقت اول قرار پانے کے لئے انداز تحریر۔ طرز استدلال اور حوالہ جات کی ترتیب بنیاد ہوگی۔

ہر مضمون نگار اپنی علمی قابلیت کے متعلق علیحدہ کاغذ پر ایک بیان ارسال کرے گا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عام افراد انصار اللہ کے الگ الگ پرچوں کا موازنہ کیا جائے گا اور دونوں حصوں میں الگ الگ اول و دوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اس علمی مقابلہ میں شریک ہوں

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ میرا لڑکا محمد شریف اختر کو درد گردہ کی تکلیف ہے بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد عبداللہ ننگلی۔ حال مقیم احمد نگر نزد ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۹۱:- میں محمد صفی اللہ میاں ولد محمد مالک علی میاں مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۴۹ء ساکن احمد نگر (حال چک لالہ) ڈاکخانہ دھکا مارا ضلع دیناج پور صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ اکتیس مئی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ -/۷۰ روپے صرف ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

المرقوم مبارک احمد ارشاد

العبد:- محمد صفی اللہ میاں ولد محمد مالک علی میاں ساکن احمد نگر مشرقی پاکستان حال چکلالہ

گواہ شد: مبارک ارشاد

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:- خاکسار خلیل احمد ناظم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی (رشا ہنواز لمیٹڈ)

نمبر ۱۵۳۹۲:- میں بشریٰ خانم زوجہ محمد امین کیپو تھلوی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجر خان ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ جون ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر -/۵۰۰ روپے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہیں۔ زیور طلائی ایک عدد گلوبند وزنی ۳ تولہ انگوٹھی ۳ عدد وزنی ایک تولہ چھ ماشہ۔ کڑا دو عدد ۲ تولہ ۹ ماشہ کانٹے ایک تولہ ۹ ماشے۔ میزان کل ۹ تولہ جس کی قیمت ایک ہزار اسی روپے ہے۔ ایک عدد سلائی والی مشین جاپانی قیمتی -/۱۰۰ روپیہ کل -/۱۶۳۰ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم محمد امین خاوند موصیہ مذکور الامتہ:- بشریٰ خانم زوجہ محمد امین کپور تھلوی ساکن گوجر خان۔

گواہ شد:- بقلم خود محمد شفیع معلم وقف جدید گوجر خان۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۵۳۹۶:- میں عبدالرحمان خان نیازی ولد رب نواز خان قوم نیازی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن داؤد خیل ڈاکخانہ داؤد خیل ضلع میانوالی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد اس وقت بذریعہ ملازمت -/۲۰۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف عبدالرحمان۔

گواہ شد:- محمد افضل موصی ۵۵۵۱

گواہ شد:- نذیر احمد ساجد موصی ۵۹۲۵ قائد خدام الاحمدیہ پشاور۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اول یہ کہ اس کی عمارت سراسر الحاد اور مادہ پرستی پر استوار کی گئی ہے۔ یہ سب سے بڑی غلطی ہے۔ جو کمیونزم سے سرزد ہوئی ہے جہاں تک مادی ترقی کا تعلق ہے۔ روس بغیر مذہب کی دو بدو مخالفت کے بھی اس کو سرانجام دے سکتا تھا۔ عملی سائنس کا شروع ہی سے یہ نظریہ ہے کہ وہ مابعد الطبیعات کے حقائق میں دخل نہیں دیتی اور اپنی تحقیقات صرف مادی حوائج تک ہی محدود رکھتی ہے۔ وہ کسی ایسی بات پر اعتماد نہیں کرتی جس کو وہ لیبارٹری میں تجربہ اور مشاہدہ کر کے ثابت نہ کر سکے۔

سائنس کا یہ موقف مذہبی عقائد سے ٹکراتا نہیں ہے۔ ایک اچھا سائنسدان اپنا مذہبی عقیدہ قائم رکھتے ہوئے کبھی سائنس کے اس موقف کو نباہ سکتا ہے۔ اس لئے کوئی مذہبی عقیدہ جو فی الاصل مابعد الطبیعات حقائق سے تعلق رکھتا ہے۔ سائنس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ امریکہ جہاں مذہب کی کھلم کھلا مخالفت قطعاً نہیں کی جاتی روس سے سائنسی ترقی میں پیچھے نہیں بلکہ کچھ آگے ہی ہے ہم یہاں امریکن قوم کے عقائد کی تفصیلات میں نہیں جاتے ہمیں یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ اشتراکیت نے سب سے بڑی بنیادی غلطی جو کی ہے وہ مذہب کی دو بدو مخالفت ہے پھر جس مادی فلسفہ پر اس نے اپنی بنیاد رکھی ہے اسکی بابت کچھ یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔ اسکی صحت تمام فلسفہ کی طرح نہایت مشکوک ہے فلسفہ ہر وقت گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا ہے۔

موجودہ دنیا میں بلکہ ہر دور میں صرف وہی تحریک کامیاب ہوتی ہے جس کا عملی پہلو واضح ہو چنانچہ کمیونزم کو جو قبولیت اب تک حاصل ہوئی ہے۔ وہ اس فلسفہ کی وجہ سے نہیں جس پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے بلکہ سرمایہ دارانہ نظاموں کی اندرونی اقتصادی ناہمواری کی وجہ سے ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ عملاً اس کی بھی ایک فریب سے زیادہ حیثیت نہیں۔ سرمایہ دار ملکوں میں عام مزدور کی حالت روسی مزدور سے کسی طرح کم نہیں بلکہ امریکہ ایسے متمول ملک میں تو بدرجہا بہتر ہے۔ پھر روسی اور چینی اشتراکی زعماء امریکہ اور برطانیہ کے زعماء سے کم تعیش کی زندگی نہیں بسر کر رہے۔

یہ بہت ممکن ہے جیسا کہ ریاست کے مدیر محترم نے فرمایا ہے بھارت جلد یا بدیر کمیونزم کی آغوش میں چلا جائے۔ چونکہ مدیر محترم ایک آزاد خیال آدمی نہیں اور عام معنوں میں مذہبی نہیں ہیں۔ اسلئے انہوں نے جو رائے دی ہے کہ مسلمان کمیونسٹوں سے مل جائیں۔ وہ انکے خیال کے مطابق بھارت کے موجودہ حالات کے پیش نظر صحیح ہو سکتی ہے وقتی طور پر بھارت کے موجودہ حالات کے پیش نظر ممکن ہے انہیں کوئی فائدہ ہو جائے اور وہ عارضی طور پر اس خطرہ سے کسی قدر بچ جائیں جو ہندوؤں کے بعض طبقوں کی پرلے درجہ کی متعصب ذہنیت کی وجہ سے انہیں لگا ہوا ہے اور جس سے کانگرس انہیں محفوظ رکھنے میں سخت ناکام رہی ہے لیکن ہماری دانست میں ایسا طرز عمل اختیار کرنا مسلمانان بھارت کے لئے چولہے سے نکل کر بھاڑ میں گرنے کے مترادف ہوگا۔ خدانخواستہ اگر کمیونزم اپنے تمام متعلقات کے ساتھ بھارت میں کامیاب ہو جائے تو اس صورت میں مسلمانوں کی نسلیں تو شاید قائم رہیں لیکن اسلام کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ جیسا کہ روس چین اور دوسرے اشتراکی ممالک میں ہوا ہے اس لئے جہاں تک اسلام کا تعلق ہے ہم مدیر ریاست کی اس رائے سے سخت اختلاف رکھتے ہیں۔ مسلمان جس وجہ سے مسلمان ہے اگر وہی نہ رہے تو مسلمانوں کی بہبودی یا تباہی کے انداز میں ہمیں سوچنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس لئے مدیر محترم کو اس میں بھی غلط فہمی ہوئی کہ عرب ممالک کے مسلمانوں کے مذاہب کو کمیونزم نقصان نہیں پہنچا سکا۔ ان ممالک میں کمیونزم کا دور دورہ ہی کب ہوا ہے۔ دیکھنا تو ان اسلامی ممالک کی حالت کو چاہیئے۔ جو اشتراکی عفریت کی آغوش میں آ چکے ہیں۔ بخارا وغیرہ علاقے جو کبھی اسلام کا مرکز کہلاتے تھے۔ آج وہاں اسلام کہاں ہے۔

ہماری دانست میں بھارت کے مسلمانوں کی نجات کا ذریعہ دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی نجات کے ذریعہ سے الگ نہیں ہے اور وہ صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان بن جائیں۔

اسلام ایک نہایت معتدل اور اشتراکیت سے بہت زیادہ انسانیت کا حامل اقتصادی نظریہ پیش کرتا ہے اسلامی معاشرہ میں انسانیت کے ارتقا کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی ضمانت ہے کہ کوئی انسان بھوکا نہیں مر سکتا جہاں اسلام عیاشی کے تباہ کن نتائج سے محفوظ کرتا ہے وہاں وہ محتاج کے مہیا کرنے کا انتظام بھی کرتا ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان بن جائیں تو وہ بھارت میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں نہ صرف کمیونزم سے بلکہ سرمایہ دارانہ جمہوریتوں سے بھی بازی جیت سکتے ہیں۔ بھارت کے مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا موقع ہے۔ لیکن اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے انہیں بڑی قربانیاں دینے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک دو دن کا کام نہیں ہے۔ اس میں پچاسوں سینکڑوں سال بھی لگ جائیں۔ تو پھر بھی سستا سودا ہے۔ ہم بھارت کے مسلمانوں کی توجہ احمدیت کی طرف دلاتے ہیں۔ احمدیت ہی آج حقیقی اسلام کی تجدید و احیاء کی عملی تحریک ہے۔ جو ہر لحاظ سے اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔

صدارتی کابینہ اکتوبر سے راولپنڈی میں کام شروع کر دے گی

"عمارتوں کے حصول کے لئے کسی پر زیادتی نہیں کی جائے گی"

نئے دار الحکومت کے تعمیری منصوبے کی تیاری ایک ماہ میں شروع ہو جائے گی

راولپنڈی ۳ر اگست۔ سماجی امور اور صحت کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل برکی نے انکشاف کیا ہے کہ صدارتی کابینہ اکتوبر میں راولپنڈی میں اپنا کام شروع کر دیگی۔ پہلے مرحلے میں ڈیڑھ ہزار سے لے کر دو ہزار تک اشخاص کراچی سے راولپنڈی منتقل کئے جائیں گے۔ اور وہ مرکزی حکومت کے ضروری عملے کے ارکان اور ان کے بیوی بچوں پر مشتمل ہوں گے۔

جنرل برکی نے کراچی روانہ ہونے سے قبل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت کے اعلانوں سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے کہ مرکزی حکومت کے صرف پالیسی تیار کرنے والے شعبے راولپنڈی میں منتقل کئے جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ساری مرکزی وزارتیں مختلف مرحلوں میں کراچی سے راولپنڈی منتقل ہو جائیں گی۔ عملے کو منتقل کرنے کا عمل مسلسل جاری رکھا جائے گا بشرطیکہ راولپنڈی میں ان کے لئے عمارتیں میسر آتی رہیں اور دوسری سہولتیں بہم پہنچائی جاتی رہیں۔

جنرل برکی نے انکشاف کیا کہ سفارتوں کو بھی مری منتقل ہونے کی پیشکش کی گئی ہے۔ مری کی آب و ہوا ان کے لئے زیادہ مناسب ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سفارتوں کی بڑی تعداد ٹھنڈے ملکوں سے تعلق رکھتی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کا رد عمل کیا ہے۔ مرکزی حکومت کو پہلے مرحلے میں راولپنڈی میں منتقل کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اسے مستقل دار الحکومت میں منتقل کیا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ حال ہی میں مارشل لاء کا جو ضابطہ راولپنڈی میں عمارتوں کے حصول کے سلسلے میں نافذ کیا گیا ہے اس پر عمل درآمد کرتے وقت زیادتی نہیں کی جائے گی مکانات ایسے طریقے سے حاصل کئے جائیں گے کہ ان کے مالکوں اور قابضین کو حتی الوسع کم سے کم تکلیف ہو۔ اور ان مکانات کے حصول سے پیشتر مالکوں یا قابضین کے لئے متبادل رہائش کا انتظام کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ فوج کی طرف سے چھاؤنی کے علاقے میں بہت سی عمارتیں دینے کی پیشکش کی گئی ہے۔ اور یہ عمارتیں کسی کو تکلیف دیئے بغیر خالی کرائی گئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ مقامی آبادی کی ضروریات کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا جائیگا اور ان کے لئے مناسب رہائشی مکانات کے علاوہ پانی بجلی اور دوسری سہولتیں فراہم کی جاتی رہیں گی آپ نے کہا کہ راولپنڈی میں مرکزی حکومت کے عملے کو منتقل کرنے کے سلسلے میں جو انتظامات کئے گئے ہیں میں ان سے مطمئن ہوں۔ اور میں اس سلسلے میں غالباً کل کراچی میں اپنی رپورٹ حکومت کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

محترم منشی ظہور الدین صاحب سرہندی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۴ر اگست۔ کل مورخہ ۳ر اگست ۱۹۵۹ء بروز دوشنبہ مبلغ امریکہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم کے خسر محترم منشی ظہور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرہندی قریباً اسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۷ء میں حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

کل شام نماز مغرب کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ جنازہ مقبرہ بہشتی لیجایا گیا جہاں مرحوم کی نعش قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم منشی صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

بل ہائے ایجنسی ماہ جولائی ۱۹۵۹ء جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۵۹-۸-۱۰ تک ضرور کر دی جائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بچی کا نام منیرہ تجویز فرمایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالحہ خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے [illegible] العین بنائے آمین۔

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ منظور علی صاحب ۷ر جولائی کو اپریشن کے بعد ابھی تک میو ہسپتال کے فیملی اینڈ پرائیویٹ وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

مشتاق احمد

دار الصدر ربوہ